155967-عدت والی عورت کا گھر میں دھونی لگانا

سوال

کیا بیوہ عورت دوران عدت جسم کی بجائے اپنے گھر میں خوشبو کی دھونی لگا سکتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

بیوہ عورت کے لیے دوران عدت خوشبو کا استعمال چاہے وہ دھونی کی صورت میں ہی ہو جائز نہیں؛ لیکن جب وہ حیض سے پاک ہو تو اسے حیض والی جگہ خوشبو رکھنے کی اجازت ہے تا کہ گندی بو اور اثرات زائل ہو سکے، اس کی دلیل بخاری اور مسلم کی درج ذیل حدیث ہے :

ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں خاوند کے علاوہ کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ کا سوگ منانے سے منع کیا جاتا تھا، خاوند کا سوگ چار ماہ دس دن کی اجازت تھی، نہ تو ہم سرمہ ڈالیں اور نہ ہی خوشبو لگائیں اور نہ ہی عصب نامی یمنی کپڑے کے علاوہ رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی اجازت تھی، ہمیں رخصت دی گئی کہ حیض سے پاک ہو کر غسل کے وقت حیض کی جگہ میں قسط اور اظفار کی خوشبو استعمال کر سکتی ہے، اور ہمیں جنازے کے ساتھ جانے سے بھی منع کیا جاتا تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4923) صحیح مسلم حدیث نمبر (2740).

کست یا قسط اور اظفار یہ دھونی والی خوشبو کی ایک قسم ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں رقمطراز ہیں :

"امام نووی رحمہ اللہ کا کہنا ہے : قسط اور ظفر سے خوشبو مقصود نہیں، بلکہ عدت والی بیوہ عورت کو اس کی اجازت دی گئی ہے کہ جب وہ حیض سے غسل کرے تو اس کی بدبو زائل کرنے کے لیے اسے استعمال کر سکتی ہے.

مھلب رحمہ اللہ کہتے ہیں : اس کے لیے دھونی والی خوشبو کی اجازت اس لیے دی گئی ہے تا کہ وہ اپنے آپ سے گندے خون کی بدبو زائل کر لے کیونکہ وہ نماز کے لیے تیار ہو رہی ہے" انتہی

لیکن جب دھونی والی خوشبو گھر میں لگائی جائیگی تو وہ اس کی لباس میں بھی لگے گی اس لیے وہ نہی و ممانعت میں پڑ جائیگی، اس لیے اس سے اجتناب کرنا ہی بہتر ہے، لیکن اگر کوئی دوسرا گھر کے کسی ایسی جگہ دھونی والی خوشبو لگائے جہاں یہ عدت والی عورت نہ ہو.

شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

عدت والی عورت کے لیے دھونی استعمال کیے بغیر اسے سونگھنا اور شیمپو کے ساتھ غسل کرنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

عدت والی عورت کے لیے عود کے تیل کی دھونی استعمال کرنا صحیح نہیں، اور اسی طرح ایسی چیز سے غسل کرنا جس میں اچھی خوشبو پائی جائے مثلا شیمپو، لیکن اس کے لیے بیری اور ٹائد استعمال کرنا جائز ہے، اور وہ زیتون وغیرہ کا تیل استعمال کر سکتی ہے جس میں خوشبو نہیں ہوتی " انتہی

ماخوذ از: شیخ ابن جبرین کی ویب سائٹ.

واللہ اعلم.